ششماہی علوم القرآن، علی گڑھ، ۲۸/۱، جنوری - جون ۲۰۱۳ء

بریلوی مکتبِ فکر کے علماء کی قرآنی خدمات

محمد ہمایوں عباس

قرآن کریم انسانیت کے نام خالقِ کائنات کا آخری پیغام ہے۔ ہدایت انسانی کے لیے جو کچھ درکار تھا وہ سب اس کتاب حکمت میں بیان کردیا گیا۔ اس کے اعجاز و کمالات کے سامنے عرب کے تمام اہل فن سرنگوں ہو گئے۔ اس کتابِ حکمت کا علمی اعجاز یہ ہے کہ بنی نوع انسان کو علم وفکر کی دعوت دی ہے۔ انسانیت کی فوز وفلاح کے لیے جن علمی و فکری نظریات کی ضرورت تھی اس میں ان سب کو بیان کردیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نزول کے وقت سے لے کر آج تک انسانیت نے ہمیشہ اپنی کامیابی وکامرانی کے لیے اس کتاب سے اکتسابِ فیض کیا۔ انہی وجوہ کی بناء پر اہل علم و دانش نے اس سے گوہر آبدار نکال کر انسانیت کی سرفرازی کا سامان کیا۔ برصغیر میں مسلمان آئے تو یہاں بھی اس بحر ناپیدا کنار سے علمی نکات کے اخذ واستنباط کا یہ سلسلہ جاری رہا اور اب تک جاری ہے۔

برصغیر کے علماء و ماہرینِ قرآن نے قرآن کے پیغام کو عام کرنے اور قرآن فہمی کو فروغ دینے کے لیے مختلف نوعیت کی کاوشیں کیں جن میں ترجمہ، تفسیر اور قرآنی افکار و تعلیمات پر کتب کی تالیف و اشاعت بھی شامل تھی۔ دیگر علماء کے علاوہ بریلوی مکتب فکر کے علماء نے بھی اس خدمتِ قرآنی کے علمی سلسلہ کو آگے بڑھانے میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ زیر نظر مضمون میں انہی علماءِ برصغیر کی قرآنی خدمات کا اختصار کے ساتھ جائزہ لینے کی کوشش کی گئی ہے اور درج ذیل عنوانات کے تحت اس میدان میں ان کی تالیفات کا تعارف دیا جا رہا ہے۔

(۱) قرآن کریم کے اردو تراجم

(۲) تفسیری حواشی

(۳) قرآن کریم کی تفاسیر

(الف) مکمل تفاسیر

(ب) نامکمل تفاسیر

(ج) تفاسیر کے اردو تراجم

(د) جزوی تفاسیر

(۴) قرآنیات پر دیگر تالیفات

(۱) قرآن کریم کے اردو تراجم

ایک زبان سے دوسری زبان میں کسی بات کو منتقل کرنا ترجمہ کہلاتا ہے۔ ترجمہ ایک مشکل فن ہے کیوں کہ ہر زبان کے الفاظ اپنا ایک خاص معنی و مفہوم رکھنے کے ساتھ ساتھ خاص تہذیبی عنصر اور ادائیگی کے خاص انداز بھی رکھتے ہیں۔ جب ترجمہ کیا جاتا ہے تو لفظ کا مفہوم تو دوسری زبان میں منتقل ہو جاتا ہے مگر لفظ میں موجود کلچر، تہذیبی عنصر اور اس خاص زبان میں ادائیگی کا انداز منتقل نہیں ہوتا۔ قرآن جو فصاحت و بلاغت اور اسلوب بیان کے اعتبار سے خاص شان رکھتا ہے اس کا ترجمہ کتنا مشکل اور کٹھن کام ہوگا، جب کہ اقبال و غالب کے فارسی اشعار کو دوسری زبان میں منتقل کیا جاتا ہے تو ترجمہ اصل زبان کے الفاظ کی روح سے خالی ہو جاتا ہے۔ ترجمہ لسانی ارتقاء، ماحول، ذوق، وسعت مطالعہ و مشاہدہ جیسے عوامل سے متاثر ہوتا ہے۔

اردو زبان نے اپنی تخلیق کے ساتھ دینی علوم کو اپنے اندر سمونا شروع کر دیا جس سے زبان کو تکریم و وسعت ملی۔ اردو زبان میں ترجمہ سب سے پہلے شمالی ہند میں مولانا معظم نابھوی نے ۱۱۳۱ھ/ ۱۷۱۹ء میں کیا۔ یہ ترجمہ نامکمل تھا اور نادر شاہ کے حملے میں ضائع ہو گیا[۱]۔ اس کے بعد اردو تراجم کا ایک وسیع سلسلہ شروع ہوا۔ الشیخ احمد رضا خاں اور ان سے نسبت و محبت رکھنے والوں کے اردو تراجم کا مختصر تذکرہ کیا جاتا ہے۔

۱- کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن الشیخ احمد رضا خاں

یہ ترجمہ الشیخ احمد رضا خاں نے مولانا امجد علی اعظمی کو املاء کروایا۔ مولانا امجد علی اعظمی نماز مغرب کے بعد آتے اور الشیخ احمد رضا کے سامنے آیات مبارکہ پڑھتے شیخ بغیر کسی کتاب کی مدد کے ترجمہ لکھواتے جاتے اور تقریباً ۱۳ ماہ میں یہ کام پایہ تکمیل کو پہنچا۔ مولانا امجد علی کے ہاتھ سے لکھے ہوئے اس ترجمہ کا عکس ڈاکٹر مجید اللہ قادری (کراچی) کے پاس ہے۔ اسلوب بیان کے اعتبار سے جداگانہ طرز کے حامل اس ترجمہ کا شمار اردو زبان کے بہترین تراجم میں ہوتا ہے۔ اس میں زبان و بیان کا خیال ہی نہیں رکھا گیا بلکہ بارگاہ الٰہی کے ادب اور مقام رسالت کے احترام کے تمام تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔ متعدد اہل علم نے اس ترجمہ کے علمی مقام و مرتبہ پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے[۲]۔

اسی طرح اس ترجمہ کے بعض متروک و قدیم الفاظ کو جدید اسلوب میں بیان کرنے کا کام عبدالحکیم خان شاہجہان پوری نے انجام دیا ہے[۳]۔ اس ترجمہ کی افادیت کو عام کرنے کے لیے دوسری زبانوں میں بھی اس کا ترجمہ کیا گیا۔ اب تک انگریزی، سندھی، بنگالی، ڈچ، ترکی، ہندی اور پشتو میں اس کے ترجمے ہو چکے ہیں[۴]۔

اس ترجمے کے علمی و تحقیقی معیار کو ڈاکٹر مجید اللہ قادری نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالہ بعنوان ''کنزالایمان اور معروف تراجم قرآن'' میں واضح کیا ہے، انھوں نے دوسرے تراجم سے موازنہ و مقارنہ کے بعد کنزالایمان کی اہمیت اور قدر و قیمت واضح کی ہے۔ بریلوی مکتب کے علماء نے جتنے تفسیری حواشی لکھے ہیں وہ اس ترجمہ پر تحریر کیے ہیں۔

۲- معارف القرآن سید محمد کچھوچھوی

سید محمد کا یہ ترجمہ ۶/ذی الحجہ ۱۳۶۶ھ کو مکمل ہوا، پہلی بار شوکت آفسٹ پریس احمد آباد (بھارت) سے یہ ترجمہ شائع ہوا[۵]۔ سید ریاض حسین نے لکھا ہے کہ ''برصغیر پاک و ہند میں جن لوگوں نے اس کتاب کی روشنیاں ارزاں کرنے کی تگ و تاز کی ان میں تین

نام بڑی اہمیت کے حامل ہیں، اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی، حضرت محدث کچھوچھوی اور غزالی دوراں علامہ سید احمد سعید کاظمی'' ٦۔ اس ترجمہ کا الشیخ احمد رضا خاں کے زمانہ میں آغاز ہو چکا تھا، ترجمہ کے ابتدائی حصے کو دیکھ کر شیخ نے اس کی کافی تحسین کی ۷۔ مطبوعہ ترجمہ میں ڈاکٹر محمد شکیل اوج کا تحریر کردہ ''محاسن معارف القرآن'' کے عنوان سے پرمغز مقالہ ہے جو ۳۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں انھوں نے ۱۰ مختلف ترجمہ ہائے قرآن سے موازنہ کیا ہے ۸۔ ڈاکٹر صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ ترجمہ گجراتی اور ہندی رسم الخط میں بھی شائع ہو چکا ہے ۹۔

۳- البیان علامہ احمد سعید کاظمی

علامہ احمد سعید کاظمی کے اس ترجمہ کا آغاز ۱۹۸۱ء کے اوائل میں ہوا اور سال ختم ہونے سے پہلے ہی ترجمہ مکمل ہو گیا۔ کنزالایمان کے ہوتے ہوئے اس ترجمہ کی ضرورت اس لیے پیش آئی کہ مذکورہ ترجمہ میں بعض الفاظ اور محاورات متروک ہو گئے تھے، علامہ کاظمی نے اس ترجمہ کی جو خصوصیات بیان کی ہیں وہ مختصراً درج ذیل ہیں:

الف- زبان سلیس اور سادہ ہے۔

ب- مضمون کی وضاحت یا کسی غلط فہمی کے ازالہ کے لیے قوسین میں مناسب الفاظ تحریر کیے ہیں۔

ج- لفظ ''اللہ'' کا ترجمہ لفظ اللہ ہی کیا ہے۔

د- جن آیات میں لفظ قوم کسی نبی کی طرف مضاف ہے وہاں اس کا ترجمہ ''قوم'' سے نہیں کیا گیا بلکہ حسب مناسبت ایسے الفاظ سے کیا ہے جن سے مرادی معنی واضح ہو جائیں۔ اس کا مقصد متحدہ قومیت کے نظریے کی نفی ہے۔

علامہ احمد سعید کاظمی کا ترجمہ کاظمی پبلیکیشنز، ملتان سے شائع ہوا ہے۔ اس کی خصوصیات خود انھوں نے تحریر کی ہیں مگر یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ تمام خصائص لکھ نہ پائے تھے کہ انتقال فرما گئے ۱۰۔

۴- جمال القرآن پیر محمد کرم شاہ الازہری

پیر محمد کرم شاہ الازہری نے اپنے ترجمے کے اسلوب کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے: ''قرآن کریم کے اردو تراجم جو میری نظر سے گزرے ہیں وہ عموماً دو طرح کے ہیں ایک قسم تحت اللفظ تراجم کی ہے لیکن ان میں وہ زور بیان مفقود ہے جو قرآن کریم کا طرہ امتیاز بلکہ اس کی روح رواں ہے اور دوسری قسم بامحاورہ تراجم کی ہے، ان میں دقت یہ ہے کہ لفظ کہیں ہوتا ہے اور اس کا ترجمہ دو سطر پہلے یا دو سطر بعد درج ہوتا ہے اور مطالعہ کرنے والا یہ معلوم نہیں کر سکتا کہ وہ جو نیچے لکھا ہوا ترجمہ پڑھ رہا ہے اس کا تعلق کس کلمہ یا جملہ سے ہے، میں نے سعی کی ہے کہ ان دونوں طرزوں کو اس طرح یکجا کر دوں کہ کلام کا تسلسل اور روانی بھی برقرار رہے اور زور بیان میں بھی (حتی الامکان) فرق نہ آنے پائے اور ہر کلمہ کا ترجمہ اس کے نیچے بھی مرقوم ہو''[۱۱]۔ گویا پیر صاحب نے تحت اللفظ اور بامحاورہ دونوں تراجم کو ملا کر ترجمہ کے ایک نئے ''مرکب اسلوب'' کو وضع کیا ہے۔ یقیناً یہ اسلوب دونوں اسالیب کی خامیوں سے بڑی حد تک محفوظ ہے۔ اس کا انگریزی ترجمہ پروفیسر محمد انیس شیخ نے کیا[۱۲]۔

۵- تیسیر البیان فی ترجمۃ القرآن مفتی عزیز احمد قادری

یہ ترجمہ (شایع کردہ قرآن کمپنی، لاہور) کنزالایمان کے بعض غیر مانوس الفاظ کو جدید اردو میں ڈھال کر کیا گیا ہے اور وضاحت کے لیے کچھ الفاظ بڑھائے بھی ہیں۔ یہ ''ترجمہ قادری'' کے نام سے معروف ہوا اور اس کا جدید ایڈیشن فرید بک اسٹال، لاہور سے ۲۰۰۵ء میں شایع ہوا۔

۶- عرفان القرآن، سید محمد وجیہ السیما عرفانی، (شایع کردہ سید محمد حبیب عرفانی، لاہور)۔

۷- عرفان القرآن، ڈاکٹر محمد طاہر القادری

۸- نور القرآن، علامہ غلام رسول سعیدی، (شایع کردہ فرید بک اسٹال، لاہور)۔

۹- انوار القرآن (غیر مطبوعہ)، عبدالحکیم شرف قادری

۱۰- عمدۃ البیان، مفتی غلام سرور قادری

۱۱- کنز العرفان، بشیر احمد مجددی

قرآن پاک کا یہ تحت اللفظ اور با محاورہ ترجمہ ہے جو آیت مبارکہ کے نیچے علیحدہ علیحدہ سطروں میں کیا گیا ہے۔ بعض آیات کی مختصر تشریح بھی حاشیہ میں دے دی گئی ہے[۱۴]۔

۱۲- نور الایمان مفتی محمد رضاء المصطفیٰ ظریف القادری

قرآن کریم کا تحت اللفظ ترجمہ ہے۔ تحت اللفظ ترجمہ سے نچلی سطر میں الشیخ احمد رضا خاں کے ترجمہ کنز الایمان کو نقل کیا گیا ہے۔ اس طرح ظریف القادری کا یہ ترجمہ کنز الایمان میں موجود مشکل اور غیر علاقائی الفاظ کا حل بھی پیش کرتا ہے۔ یہ ترجمہ تین جلدوں میں مکتبہ قادریہ، گوجرنوالہ سے شائع ہوا ہے۔

۱۳- ریاض الایمان فی ترجمۃ القرآن ابوالنصر محمد ریاض الدین

کنز الایمان کی مشکلات کو اس ترجمہ میں آسان کر دیا گیا ہے۔ ترجمے کی زبان سہل مگر ادبی رنگ لیے ہوئے ہے۔

(۲) تفسیری حواشی

قرآنی تراجم پر مختصر حواشی کا مقصد عام قارئین تک آسان اور مختصر انداز میں پیغام قرآن کا ابلاغ ہے۔ اس لیے ان حواشی میں بلند پایہ علمی موشگافیاں تو نہیں ہوتیں مگر قرآنی مفہوم کو انتہائی جامع انداز میں مبرہن کر دیا جاتا ہے، بالکل ابتداء میں قرآنی تفسیر کا یہی اسلوب تھا۔ صحابۂ کرامؓ کے جو تفسیری اقوال ملتے ہیں ان کی نوعیت ایسی ہی ہے۔ "تنویر المقیاس" اگرچہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے، مگر اس کی نوعیت تفسیری حواشی کی سی ہے، بریلوی مکتب فکر کے علماء میں متعدد اہل علم نے حواشی تحریر کیے ہیں، ان میں اکثر الشیخ احمد رضا خاں کے ترجمہ قرآن پر لکھے گئے ہیں، چند کے نام درج ذیل ہیں:

☆ خزائن العرفان — نعیم الدین مراد آبادی

یہ کنزالایمان پر پہلا حاشیہ ہے، اسے انتہائی مستند و معتمد شمار کیا جاتا ہے۔ تفاسیر لکھنے والے اہل علم نے اپنی تفاسیر میں اس کے حوالے دیے ہیں، اس مقبولیت کا سبب حاشیہ کی جامعیت بھی ہے۔ متعدد اداروں نے اسے شائع کیا ہے۔

☆ احسن البیان لتفسیر القرآن ۱۵ — علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری

☆ نورالعرفان فی حاشیہ القرآن ۱۶ — مفتی احمد یار خاں نعیمی

☆ خلاصۃ التفاسیر — مفتی خلیل احمد خاں قادری

☆ انوار تبیان القرآن — حافظ محمد عبداللہ قادری

یہ ایک جلد میں علامہ غلام رسول سعیدی کی مبسوط و ضخیم تفسیر کی تلخیص ہے جو فرید بک اسٹال، لاہور سے شایع ہوئی ہے۔

☆ تنویرالقرآن ۱۷ — مفتی اعجاز ولی خاں

(۳) قرآن کریم کی تفاسیر

قرآن خالقِ کائنات کا مخلوق کے نام پیغام ہے جو خاتم النبیین ﷺ کے توسل سے ہم تک پہنچا ہے۔ اس سے حصول ہدایت و عرفان کے لیے افہام و تفہیم کی کوشش جو انسان اپنی علمی وفکری حدود میں رہ کر دیگر علوم وفنون کی معاونت سے کرتا ہے، تفسیر کہلاتی ہے۔ اس کے بعض مقامات کی تشریحات و تفصیلات خود خالق کائنات نے دوسرے مقامات پر بیان فرمادیں اور بعض کی وضاحت نبی رحمت ﷺ نے فرمائی۔ پھر صحابہ سے لے کر آج تک ہر دور میں مسا‌ئل صایب کے حل کے لیے اہل علم و دانش اس کتاب حکمت سے رہنمائی حاصل کرتے رہے، پہلی تفسیر کس نے لکھی، کسی نے فراء کا نام لیا تو دوسروں کی رائے میں مقاتل پہلا مفسر ہے ۱۸۔ لیکن شاید یہ سوال اتنا اہم نہیں، اہم پہلو تو قرآن کا یہ ''تفسیری اعجاز'' ہے کہ ہر دور کے لسانی، سیاسی اور معاشرتی تغیرات کو سمجھنے کے لیے خدام قرآن آگے بڑھے۔ اردو کے دینی ادب میں ''تفسیری ادب'' کا ایک نمایاں

دینی و علمی مقام ہے، شاہ رؤف احمد نقشبندی مجددی (۱۲۰۱-۱۲۵۳ھ) کی تفسیر ''مجددی'' کو اردو کی پہلی مکمل طبع ہونے والی تفسیر قرار دیا گیا ہے۱۹۔

اور اب تک ہزاروں مکمل، نامکمل اور جزوی تفاسیر لکھی جا چکی ہیں، بریلوی مکتبہ فکر کے علماء نے اس شعبہ علم میں گراں قدر تخلیقات چھوڑی ہیں۔ ان میں بعض تو ایسی ہیں کہ شاید کسی دوسری زبان میں ان کی مثال نہ مل سکے، ایسے ہی اہل علم و دانش کی مکمل، نامکمل جزوی تفاسیر اور دوسری زبانوں سے ترجمہ شدہ تفسیری تالیفات کا اجمالی تعارف پیش خدمت ہے۔

الف۔ مکمل تفاسیر

۱۔ تفسیر نبوی — مولانا نبی بخش حلوائی

یہ پنجابی زبان میں لکھی گئی جو اس زمانہ کی علمی اور عوامی زبان تھی، اس کا تفصیلی ترجمہ شدہ تفاسیر کے ضمن میں ہوگا۔

۲۔ تفسیر الحسنات — سید محمد احمد قادری (۱۳۸۰ھ)

فاضل مفسر نے اس تفسیر کا آغاز سینٹرل جیل، لاہور سے ۱۹۵۳ء میں کیا۲۰۔ پہلی جلد کے ابتدائی مباحث لسانی پس منظر کے حوالہ سے ہیں، پھر یہ بھی تذکرہ کیا کہ قرآن کس طرح جمع و تدوین کے مراحل سے گزرا، قرآن کے ساتھ جن علوم نے فروغ پایا ان کے تذکرہ کے بعد تعوذ و تسمیہ سے آغاز کیا، سورہ ق پر اختتام ہوا، اور انداز اس قدر عالمانہ کہ علامہ احمد سعید کاظمی کے الفاظ میں ''حقیقت یہ ہے کہ صحیح معنی میں جسے تفسیر کہا جا سکتا ہے وہ تفسیر الحسنات ہے'' وہ اس تفسیر کے اسلوب کی وضاحت کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں: ''لفظی ترجمہ میں لغات قرآن کو حل کر دیا اور با محاورہ ترجمہ فرما کر قرآن پاک کو آسان کر دیا، شان نزول تحریر فرما کر مطالب قرآن کو مزید واضح فرما دیا''۲۱۔

سید انتظار حسین نے لکھا ہے کہ اس تفسیر سے قرآن پاک کا تہذیب کے ارتقاء

میں کردار بھی سامنے آتا ہے۔ انھوں نے روزنامہ مشرق میں اس تفسیر کی قدر و قیمت کو یوں واضح کیا ''آیات کی تفسیر کے ساتھ یہ وضاحت بھی ملتی ہے کہ قرآن کے نزول نے دینی سطح پر انقلاب کے ساتھ ساتھ علمی اور تہذیبی زندگی میں کیا کیا انقلابات پیدا کیے۔ اس ایک کتاب نے عربی زبان کو دیکھتے دیکھتے اتنا منقلب کیا کہ وہ پہلے محض بول چال کی زبان تھی، ایک عظیم الشان علمی روایت کی حامل بن گئی اور روحانی انقلاب کے جلو میں ایک ذہنی انقلاب بھی آیا'' ۲۲۔

اس تفسیر میں سب سے زیادہ استفادہ تفسیر روح المعانی سے کیا گیا ہے، اس طرح یہ تفسیر بھی شان جامعیت کی حامل ہے۔ افسوس کہ فاضل مفسر اس تفسیر کی تکمیل سے پہلے ہی بارگاہ رب العزت میں حاضر ہوگئے۔ بقیہ حصے پروفیسر قاری محمد مشتاق نے مولف کے صاحبزادے سید محمد احمد قادری کی معاونت سے مکمل کیے، جب کہ تفسیر کی تصحیح و نظر ثانی کا فریضہ مولانا عبدالغنی عثمانی نے انجام دیا۔

بلاشبہ تفسیر الحسنات اردو زبان میں منفرد اسلوب کی حامل تفسیر ہے مگر دور حاضر میں اس کو وہ مقبولیت حاصل نہ ہوئی جو ایسی علمی و فکری تفسیر کو ہونی چاہیے، شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ اسلوب تحریر و تحقیق میں قدیم طرز کو اپنایا گیا ہے جس کی وجہ سے شاید اس سے استفادہ مشکل ہے۔

۳۔ تفسیر ضیاء القرآن — پیر محمد کرم شاہ الازہری

دور حاضر کے علمی حلقوں میں فکری اعتدال و توازن اور اتحاد بین المسلمین کے حوالہ سے پیر محمد کرم شاہ الازہری کا ایک نمایاں نام ہے، آپ کے مزاج کا یہ اعتدال و توازن تفسیر ضیاء القرآن میں نمایاں نظر آتا ہے۔ ۵ جلدوں پر مشتمل یہ تفسیر ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور سے شایع ہوئی ہے۔ اس تفسیر کو آپ نے قاضی ثناء اللہ کے تتبع میں اپنے شیخ خواجہ ضیاء الدین سے موسوم کیا، اس تفسیر کو پیر صاحب نے انیس سال کی شب و روز کی محنت سے مکمل کیا ہے، یہاں تک کہ ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا کی

آہنی سلاخیں بھی اس کام میں رکاوٹ نہ بن سکیں۔ تفسیر لکھتے وقت آپ نے متقدمین و متاخرین اور ہم عصر علماء کی تحقیقات کے علاوہ کتب احادیث، لغات، تحقیقی مقالات، کتب تصوف اور موسوعات (انسائیکلوپیڈیا) سے بھی استفادہ تو کیا، مگر سب سے زیادہ اثر تفسیر مظہری، روح المعانی اور الجامع لاحکام القرآن للقرطبی کا نظر آتا ہے، ان تحقیقات کو آپ نے اس طرح حسین انداز میں پیش کیا ہے کہ ضیاء القرآن اردو ادب کا ایک اعلیٰ نمونہ نظر آتی ہے۲۳۔

۴- تبیان القرآن　　　　غلام رسول سعیدی

تبیان القرآن دور حاضر کے تحقیقی اسلوب اور عصر حاضر کے مسائل سے ہم آہنگ ہے۔ یہ تالیف ۱۲ جلدوں میں فرید بک اسٹال، لاہور سے شائع ہوئی ہے۔ فاضل مؤلف نے اس تفسیر پر ۱۲ سال صرف کیے ہیں، یہ تفسیر متقدمین کی کاوشوں کی عمدہ تلخیص ہے، آپ نے اضافہ یہ کیا ہے کہ جدید ابحاث پر سیر حاصل بحث کی کہ جدت طرازوں کے مغالطے اور شبہات دور ہو جاتے ہیں۔ آپ نے علمی مسائل پر متقدمین میں سے امام رازی، امام قرطبی، علامہ آلوسی، جیسے فحول اور مقتدر شخصیات سے اختلاف کیا، مگر اس احتیاط سے کہ اکابرین کی مسلمہ حیثیت پر کوئی حرف نہ آئے۔ اسی طرح اپنے معاصرین پیر محمد کرم شاہ، مفتی تقی عثمانی، مولانا امین احسن اصلاحی، مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی اور مفتی محمد شفیع وغیرہم کی آراء و تحقیقات سے اختلاف کیا اور اپنے نقطۂ کی وضاحت کے لیے مضبوط دلائل کا سہارا لیا، دیگر تفاسیر سے اس کا یہ بھی ایک امتیاز ہے کہ سعیدی صاحب نے عالم عرب میں شائع ہونے والی نئی کتب کو بھی نظر انداز نہیں ہونے دیا اور ان تحقیقات سے پورا فائدہ اٹھایا ہے، فاضل مؤلف نے ہر جلد کے آخر میں کتابیات کی ایک طویل فہرست دی ہے جو مؤلف کی محنت شاقہ کی عکاس تو ہے ہی یونیورسٹیز کے مقالہ نگاروں کو اپنے مقالہ جات کی ''کتابیات'' کی فہرست مرتب کرنے میں معاون و مددگار بھی ہے۲۴۔

۵- تفسیر رضوی غلام رسول رضوی

علامہ غلام رسول رضوی درس نظامی کے مدرس کی حیثیت سے معروف ہیں، آپ کی اس تفسیر میں یہی رنگ غالب ہے۔ اس کا ایک جدید ایڈیشن ۳ جلدوں میں شایع ہو رہا ہے۔ تفہیم البخاری پبلیکیشنز، فیصل آباد نے اسے ۸ جلدوں میں شایع کیا ہے۔

۶- تفسیر فاضلی پیر فضل شاہ

قرآن کریم کی سات منازل کے حساب سے اس کی سات جلدیں ہیں۔ تفسیر کا اسلوب صوفیانہ ہے، ہر آیت کی تشریح کے بعد ''حاصل کلام'' کے عنوان سے آیت کے مفہوم کا خلاصہ بیان کیا گیا ہے۔

۷- تفسیر مظہر القرآن شاہ مظہر اللہ دہلوی

یہ تفسیر ۱۳۶۱ھ میں اقبال پرنٹنگ پریس، دہلی سے سید محمد شفیع الدین نقشبندی کے زیر اہتمام ''غرائب القرآن'' کے نام سے شایع ہوئی۔ اس کے پروف کو ۲۷ آدمیوں نے پڑھا تھا، اس لیے اسے ''۲۷ مہری'' کہا جاتا تھا۔ اس میں دو ترجمے تھے، ایک شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے فارسی ترجمہ کا اردو اور دوسرا شاہ مظہر اللہ کا ترجمہ مگر اس کے جدید ایڈیشن میں اول الذکر ترجمہ کو ختم کر دیا ہے اور نام بھی تبدیل کر دیا گیا ہے۔

۸- تفسیر ریاض القرآن محمد ریاض الدین

مفسر نے تفسیری کام کا آغاز ۱۹۸۱ء میں کیا اور دس سال کے عرصہ میں ۹ جنوری ۱۹۹۱ء کو مکمل کیا۔ یہ تفسیر چار جلدوں میں ریاض العلوم، اٹک سے شایع ہوئی ہے۔ ۳۱۴۴ صفحات پر مشتمل اس تفسیر میں متن قرآن کے نیچے دو ترجمے ہیں، ایک کنز الایمان اور دوسرا ریاض الایمان۔ یہ تفسیر عربی کی معروف تفاسیر مثلاً تفسیر مدارک، خازن، بیضاوی، تفسیر ابن عباس، تفسیر کبیر، تفسیر ابن جریر، تفسیر ابن کثیر اور جلالین کا خلاصہ ہے۔ لغوی، نحوی، صرفی تحقیقات کے ساتھ ساتھ تصوف کے نکات بھی ہیں، فقہی اختلافات میں حنفی مذہب کی ترجیح نہایت عمدگی سے بیان کی ہے۔ تفسیر کا مقدمہ ''مفتاح القرآن'' کے نام سے شایع ہوا ہے۔

ب- نامکمل تفاسیر

انسان توکل علی اللہ سے کام کا آغاز کرتا ہے لیکن اسے یہ علم نہیں ہوتا کہ اس کی تکمیل بھی ہو سکے گی یا نہیں۔ مفسرین کی ایک ایسی تعداد بھی ہے جنھوں نے خدمت قرآن کے جذبہ سے تفسیری کام کا آغاز کیا مگر اسے مکمل نہ کر سکے یا ابھی زیر تکمیل ہے، ایسی ہی چند تفاسیر کا تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

ا- کتاب التفسیر - افادات الشیخ احمد رضا خاں (مرتبہ: محمد حنیف خاں رضوی)

تین جلدوں پر مشتمل یہ کتاب (شایع کردہ بشیر برادرس لاہور، ۲۰۰۲ء) الشیخ احمد رضا خاں کے تفسیری نکات پر مشتمل ہے، دراصل یہ جامع الاحادیث، جو فتاویٰ رضویہ کی احادیث کی تخریج ہے، کی آخری تین جلدیں ہیں جن کو محدثین کے اسلوب پر کتاب التفسیر کا نام دیا اور فتاویٰ رضویہ سے تقریباً چھ سو آیات سے متعلقہ شیخ کے تفسیری افادات اکٹھے کردیے ہیں۔ شیخ نے مستقل تفسیر بھی لکھنا شروع کی تھی جو صرف سورہ فاتحہ اور بقرہ کی ۱۲ آیات تک مکمل ہو سکی۔

زیر نظر تین جلدیں تفسیر القرآن کے تمام اسالیب: تفسیر القرآن بالقرآن، تفسیر القرآن بالحدیث، تفسیر القرآن بآثار الصحابہ والتابعین، تفسیر القرآن باللغۃ کی جامع نظر آتی ہیں، یہ تفسیری نکات شیخ کے وسعت مطالعہ اور قرآن سے مسائل کے استنباط کی عظیم تر صلاحیت کے مظہر ہیں۔ یہ نکات فتاویٰ سے منقول ہونے کے باوجود فقہی ذوق سے مملو دکھائی نہیں دیتے بلکہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ قدماء کی طرز پر پورے قرآن کریم سے منتخب آیات کی تفسیر لکھی ہے۔ جگہ جگہ آیات کی تشریح میں متقدمین کی تفاسیر، شروح احادیث، کتب فقہ وتصوف کے حوالے اس تفسیری لٹریچر کو علمی دنیا میں گراں قدر اور قابل استفادہ بناتے ہیں۔ آٹھویں جلد سے کتاب التفسیر کا آغاز ہوتا ہے۔ مرتب نے اس جلد کے آغاز میں علم تفسیر سے متعلق معلوماتی مقدمہ کے علاوہ ''علم تفسیر میں امام احمد رضا خاں کا مقام'' کے عنوان سے نہایت معلومات افزا مضمون لکھا ہے۔ ہر جلد کے آخر میں ان آیات کی

فہرست دی گئی ہے جس کی تفسیر اس جلد میں آئی ہے۔

۲- اشرف التفاسیر المعروف تفسیر نعیمی مفتی احمد یار خاں نعیمی

اس تفسیر کی خصوصیات پر روشنی ڈالتے ہوئے فاضل مفسر نے لکھا ہے:

☆ یہ تفسیر روح البیان، تفسیر کبیر، تفسیر عزیزی، تفسیر مدارک، تفسیر محی الدین ابن عربی کا گویا خلاصہ ہے۔

☆ اردو تفاسیر میں سب سے بہتر تفسیر خزائن العرفان مصنفہ حضرت مرشدی استاذی صدر الافاضل مولانا الحاج سید محمد نعیم الدین صاحب قبلہ مراد آبادی دام ظلہم ہے۔ اس کو مشعل راہ بنایا گیا، گویا یہ تفسیر اس کی تفصیل ہے۔

☆ اردو ترجموں میں اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے ترجمہ کنز الایمان کا مقام بہت بلند ہے، اسی پر تفسیر کی گئی ہے۔

☆ ہر آیت کا پہلی آیت سے نہایت عمدہ تعلق اور ربط بیان کیا گیا ہے۔

☆ آیات کا شان نزول نہایت وضاحت سے بتایا گیا اور اگر کئی شان نزول مروی ہیں تو ان میں مطابقت کی گئی۔

☆ ہر آیت کی اولاً تفسیر اور پھر خلاصہ تفسیر اور پھر تفسیر صوفیانہ دلکش اور ایمان افروز طریقہ سے کی گئی۔

☆ ہر آیت کے ساتھ علمی فوائد اور فقہی مسائل بیان کیے گئے۔

☆ تقریباً ہر آیت کے ماتحت آریہ، عیسائی وغیرہ دیگر ادیان اور دیوبندی، قادیانی، نیچری، چکڑالوی، وغیرہم کے اعتراضات، مع جوابات بیان کیے گئے، ستیارتھ پرکاش چودھویں باب کے جوابات بھی دیے گئے۔

☆ بہت کوشش کی گئی ہے کہ زبان آسان ہو اور مشکل مسائل بھی آسانی سے سمجھا دیے جائیں مگر پھر بھی مسائل علمی ہیں جیسے مسئلہ امکان کذب یا امکان نظیر یا مسئلہ عصمت انبیاء یا حضور علیہ السلام کے والدین کے ایمان کی بحث یا آیات

واحادیث کی مطابقت۔ اگر ان میں سے کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو چند بار مطالعہ کریں یا کسی عالم سے حل کرلیں۔

☆ تفسیر کی تعریف وتاویل وتحریف کا فرق اور مولوی اور صوفی کی تعریفیں اوران میں عمدہ فرق اوران دونوں جماعتوں کی ضرورت پارہ اول کے اخیر میں بیان کی گئیں ۲۵۔

گیارہویں پارے کے ربع آخر تک تفسیر لکھی گئی تھی کہ آپ انتقال کرگئے، گیارہویں جلد پرآپ کا نام بطور مفسر درج ہے اوراس میں سورہ ہود کی پانچ آیات کی تفسیر ہے۔ اگلی آیات کی تفسیر آپ کے بیٹے مفتی اقتدار احمد خاں نعیمی نے شروع کی، وہ بھی اٹھارویں پارے تک مکمل کرسکے اور داعی اجل کو لبیک کہہ گئے، دیگر علوم کے ساتھ ساتھ تقابل ادیان سے دلچسپی رکھنے والے اہل علم کے لیے اس تفسیر میں نادر معلومات کا ذخیرہ ہے، فاضل مفسر خطیب و واعظ بھی تھے اوراس دور کی خطابت میں شاعری ایک لازمی عنصر تھی۔ آپ کے مزاج کا یہ اثر بھی تفسیر میں موجود ہے۔

۳- التبیان مولانا احمد سعید کاظمی

مولانا احمد سعید کاظمی کا شماران ممتاز علماء میں ہوتا ہے جن کے علم میں گہرائی اور گیرائی تھی آپ مثبت فکر کے حامل جید عالم تھے۔ پہلے پارہ کی تفسیر آپ نے مکمل کی (اس میں سورۃ البقرۃ کی آیات ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۳۷ تا ۱۴۱ کی تفسیر آپ کے بیٹے سید راشد سعید کاظمی نے کی ہے)۔ یہ کاظمی پبلیکیشنز، ملتان سے ۲۰۰۲ء میں شایع ہوئی ہے۔

الفاظ کی لغوی تشریح، اسرائیلیات پرکڑی تنقید، امہات کتب تفسیر سے استفادہ، فقہی مباحث میں احناف کے دلائل کا تذکرہ، رواں وسلیس زبان اس تفسیری کاوش کے امتیازات ہیں، معاصر مفسرین میں سے کسی پرتنقید کی توعلمی وقار کے ساتھ کہ گمان تک نہ ہونے دیا کہ کس کا رد کیا جارہا ہے ۲۶۔ اگر یہ تفسیر مکمل ہوجاتی تو اردو کے تفسیری ادب میں ایک نمایاں مقام کی حامل ہوتی۔

تفسیر نور القرآن ابوالنصر منظور احمد شاہ

پارہ اول اور دوم پر مشتمل اس تفسیر کی دو جلدیں مکتبہ نظامیہ، جامعہ فریدیہ، ساہیوال سے شائع ہوئی ہیں۔ مؤلف نے ابتداء میں اصول تفسیر کے مبادی سے بحث کی ہے ۲۷۔

ان میں صفات باری تعالیٰ سے متعلق ''بعض مشکل مقامات'' کے عنوان سے مباحث بھی شامل ہیں ۲۸۔

چونکہ مؤلف صوفیانہ ذوق کے حامل ہیں، اس لیے اہل نظر نے مختلف آیات سے جن خواص کا استنباط کیا، ان کا تذکرہ ضرور کیا ہے، حوالہ جات میں جدید اسلوب تحقیق کو بالکل نظر انداز کیا گیا ہے۔

۴- نجوم القرآن من تفسیر آیات القرآن عبدالرزاق بھترالوی

مولانا عبدالرزاق بھترالوی کی زندگی درس و تدریس میں گزری ہے۔ علاوہ ازیں فتاویٰ کی ذمہ داری بھی مدرسہ کی طرف سے آپ پر ہے۔ اس لیے مذکورہ تفسیر میں تشریحات و توضیحات کے ضمن میں تدریسی اور فقہی ذوق غالب نظر آتا ہے۔ مؤلف نے ہر آیت کے دو ترجمے دیے ہیں، ایک تو کنزالایمان سے لیا گیا ہے اور دوسرا ترجمہ ان کا اپنا ہے، مگر اس کے لیے رہنمائی پیر محمد کرم شاہ الازہری، علامہ احمد سعید کاظمی اور مفتی احمد یار خاں نعیمی کے تراجم سے لی گئی ہے۔ امام رازی کی مفاتیح الغیب سے آپ نے خصوصی استفادہ کیا ہے اور جدید تفاسیر میں سے ضیاء القرآن سے استفادہ کیا گیا ہے ۲۹۔

۵- احکام القرآن مولانا محمد جلال الدین قادری

فقہی اسلوب پر لکھی گئی اس تفسیر میں سورۃ الکہف تک ۲۷۲ ابواب کے تحت مسائلِ فقہ درج کیے گئے ہیں۔ مفسر متعلقہ سورہ سے فقہی مسائل کے حوالہ سے ایک آیت نقل کرنے کے بعد حلِ لغات کے عنوان سے مفردات کی وضاحت کرتے ہیں اور پھر

مسائل شرعیہ کے عنوان سے ترتیب وار اس آیت سے مستنبط ہونے والے فقہی مسائل متقدمین مفسرین اور فقہاء کی کتابوں سے نقل کرتے ہیں۔ آپ مسائل میں احناف کے موقف کی وضاحت دلائل سے کرتے ہیں۔ اس کی پانچ جلدیں ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور سے شایع ہو چکی ہیں۔

۶- تفسیر گوہر بیان محمد شاہد جمیل اویسی گوہروی

سورۃ البقرۃ کی آیت ۱۴۱ تک کی تفسیر ہے۔ طباعت و اشاعت کا معیار عمدہ ہے مگر نہایت افسوس کہ مؤلف نے تقریباً سارا مواد تبیان القرآن سے اخذ کیا ہے اور مآخذ کی فہرست میں اس کا نام لکھنا بھی گوارا نہ کیا۔ یہ تفسیر کاروان پبلیکیشنز، لاہور سے ۲۰۰۶ء میں شایع ہوئی ہے۔

۷- الفیضان مولانا مقصود احمد قادری

یہ تفسیر دراصل الاستاذ عطا محمد بندیالوی اور مولانا عبدالغفور ہزاروی کے افادات کا مجموعہ ہے، جسے مولانا مقصود احمد نے ان اساتذہ کے نوٹس سے تیار کیا ہے۔ اس کی پہلی جلد مکتبہ چشتیہ قادریہ، لاہور سے ۲۰۰۰ء میں شایع ہوئی۔

۸- امداد الدیان فی تفسیر القرآن مولانا حشمت علی [۳۰]

۹- حبیب التفاسیر المعروف بہ تفسیر نعمانی [۳۱] محمد حبیب اللہ نعمانی

۱۰- تفسیر روح الایمان [۳۲] فتح الدین اذبر

ج- تفاسیر کے اردو تراجم

بریلوی مکتب فکر کے علماء نے متقدمین کے تفسیری افکار کو اردو زبان میں ترجمہ کرنے کا فریضہ بھی انجام دیا ہے۔ اس طرح عربی و فارسی نہ جاننے والے اہل علم بھی اسلاف کی تحریروں سے آگاہ ہو سکتے ہیں۔ ایسی چند تفاسیر کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔

۱- تفسیر ابن کثیر ادارہ ضیاء المصنفین، بھیرہ

تفسیر بالماثور میں تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر ایک نمایاں نام

ہے۔ ادارہ ضیاء المصنفین ، بھیرہ کے جن فاضلین نے اس تفسیر کا ترجمہ کیا ہے ان میں محمد سعید الازہری ، محمد الطاف الازہری ، محمد اکرم الازہری شامل ہیں۔ اس ترجمہ کے اسلوب کی وضاحت کرتے ہوئے مترجمین نے لکھا ہے : ''ہم نے اس عظیم تفسیر کو اردو کا جامہ پہناتے وقت حتی المقدور کوشش کی ہے کہ ترجمہ سلیس ، رواں ، شستہ، لسانی وادبی خوبیوں سے مزین اور زندہ اور مروجہ اردو زبان میں ہو جو تادیر زمانہ کا ساتھ دے سکے۔ دوران ترجمہ ضرورت کے پیش نظر بعض وضاحت طلب چیزوں کی حاشیہ میں توضیح کردی گئی ہے۔ اس ترجمہ کا ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ تفسیر ماثور ہونے کے ناطے علامہ ابن کثیر چونکہ جا بجا آیات واحادیث لاتے ہیں۔ اس لیے ان کی تخریج کردی گئی ہے'' ۳۳۔ قرآن کریم کا ترجمہ جمال القرآن سے لیا گیا ہے۔

۲۔ تفسیر مظہری ادارہ ضیاء المصنفین ، بھیرہ

قاضی ثناء اللہ پانی پتی (متوفی ۱۸۱۰ء) نے اپنی اس تفسیر کو اپنے مرشد کریم مظہر جان جاناں کی ذات گرامی سے موسوم کیا ہے۔ اس تفسیر پر فقہی رنگ غالب ہے۔ علامہ انور شاہ کشمیری کے بقول شاید ایسی تفسیر روئے زمین پر نہ ہو ۳۴۔ ادارہ ضیاء المصنفین نے اس کے اردو ترجمہ کا مع تخریج احادیث اہتمام کیا ہے۔ تخریج کے حوالہ سے اگرچہ تحقیق اصول وضوابط کو مدنظر نہیں رکھا گیا اس کے باوجود جویانِ علم وتحقیق کی تسکین کا سامان اس میں موجود ہے۔ قرآنی آیات کا ترجمہ پیر محمد کرم شاہ الازہری کا ہے۔ مترجمین میں سید محمد اقبال، ملک محمد بوستان، محمد انور مگھالوی شامل ہیں۔ ابتداء میں علم التفسیر پر ایک مبسوط مقدمہ کالجز اور یونیورسٹیز کے طلباء کے لیے خاصے کی چیز ہے۔ یہ اردو ترجمہ ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور سے پہلی بار دس جلدوں میں ۲۰۰۲ء میں شائع ہوا۔

۳۔ الدر المنثور ادارہ ضیاء المصنفین ، بھیرہ

تفسیر بالماثور کے حوالے سے درمنثور ایک اہم اور بنیادی مجموعہ ہے۔ کسی آیت کے بارے میں اسلاف سے جو کچھ منقول ہوا، علامہ سیوطی نے اسے یکجا کردیا ہے۔ علامہ

سیوطی کی اس بے مثال تالیف کے اردو ترجمہ کا فریضہ سید محمد اقبال شاہ، محمد انور مگھالوی اور محمد بوستان نے انجام دیا ہے۔ ترجمہ کے ساتھ تخریج نے اس کام کی افادیت کو دوچند کردیا ہے البتہ اگر امام سیوطی نے ایک روایت کے کئی مراجع کا ذکر کیا ہے تو تخریج میں صرف ایک مرجع کے ذکر پر اکتفا کیا گیا ہے۔ چھ جلدوں پر مشتمل یہ ترجمہ ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور سے ۲۰۰۶ء میں شایع ہوا ہے۔

۴- تفسیرات احمدیہ مولانا شرف الدین

صاحب نور الانوار حضرت ملاجیون کی "تفسیرات احمدیه" احکامی تفاسیر میں احناف کی نمایندہ تفسیر ہے۔ حضرت مفسر نے بڑے ہی احسن پیرائے میں احناف کے نقطۂ نظر کے راجح ہونے کے دلائل دیے ہیں۔ خالصتاً فقہی اسلوب کی اس تفسیر کے مترجم چونکہ درس نظامی کے قدیم فضلاء میں سے ہیں اور ایک عرصہ تدریس سے وابستہ رہے۔ اس لیے فقہ کے دقیق و عمیق مباحث کو احسن پیرائے میں اردو زبان میں ڈھالا ہے۔ اس کی ایک جلد ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور سے ۲۰۰۶ء میں شایع ہوئی ہے۔

۵- تفسیر نبوی مولانا محمد نبی بخش حلوائی

مولانا محمد نبی بخش حلوائی نے حافظ محمد لکھوی کی تفسیر محمدی کے جواب میں، تفسیر نبوی پنجابی شاعری میں لکھی۔ تفسیر کا آغاز ۱۳۱۰ھ میں ہوا اور پہلی جلد ۱۳۱۷ھ میں شایع ہوئی۔ چوں کہ اس زمانہ میں پنجابی شاعری کا ذوق تھا اس لیے اسے مقبولیت عامہ حاصل ہوئی۔ مؤلف نے جن تفاسیر سے استفادہ کیا ان میں تفسیر خازن، معالم التنزیل، مدارک، تفسیر عباسی، تفسیر بیضاوی، تفسیر کبیر، تفسیر رحمانی، تفسیر جمل، تفسیر مظہری، تفسیر کلیمی، تفسیر احمدی، جلالین، تفسیر عزیزی، خلاصۃ التفاسیر اور تفسیر حسینی جیسی بلند پایہ تفاسیر شامل ہیں۔ آیات کا ترجمہ شاہ عبدالقادرؒ کا ہے جب کہ پنجابی شعروں میں مولانا کا اپنا ترجمہ ہے۔ درج بالا تفاسیر کے علاوہ کتب احادیث سے بھی استفادہ کیا اور ان کے حوالوں کے لیے مختلف رموز اختیار کیے۔

پنجابی شاعری کی صورت میں دور حاضر میں اس سے استفادہ ممکن نہ تھا اس لیے پیرزادہ اقبال احمد فاروقی نے اس کے اردو ترجمہ کا اہتمام کیا اور اسے مکتبہ نبویہ سے شایع کیا ۳۵۔ مترجمین میں پیرزادہ صاحب کے علاوہ علامہ عبدالحق ظفر چشتی اور غلام مصطفیٰ مجددی شامل ہیں۔ ۱۵ جلدوں میں اس کا اردو ترجمہ مکمل ہوا ہے۔ سورۃ الفلق کا تعارف، جسے نظم کے پیرایہ میں پنجابی زبان میں مؤلف نے تحریر کیا ہے۔ نمونہ کے لیے پیش خدمت ہے:

ایہہ سورت وچہ مکے اتری
آیتاں نے پنج آیاں
تریئی کلمے اتے تہتر کل حروف صفایاں
معوذتین دوہانداں ناںواں اس کارن فرمایا
جو سحر نظر وچہ اہناں نال پناہ پکڑن ہے آیا
جادو ہوئے رد سو واری جو اس نوں پڑھدا
نقش پیوے دنچالی پاس رکھے اک لکھ کے مردا

اس کا ترجمہ علامہ عبدالحق ظفر چشتی نے یوں کیا ہے۔

''یہ سورہ مبارکہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ اس میں پانچ آیات مبارکہ ہیں۔ ۲۳ کلمات طیبات اور تہتر حروف ہیں۔

ان آخری دو سورتوں کا نام معوذتین بھی رکھا گیا ہے یہ دونوں سورتیں سحر و جادو اور نظر بد سے پناہ کے لیے پڑھی جاتی ہیں۔

جو ان دونوں سورتوں کو ایک سو مرتبہ پڑھتا ہے اس پر سے جادو ٹونے کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔ اس کا نقش اپنے پاس رکھے اور چالیس دن پیے'' ۳۶۔

۶۔ تفسیر یعقوب چرخی — محمد انور حبیب

حضرت یعقوب چرخی (متوفی ۸۵۱ھ) حضرت خواجہ شاہ نقشبند کے فیض یافتہ

اصحاب سے ہیں۔ آپ نے اپنی تفسیر میں تسمیہ تعوذ، پارہ انتیس اور تیس کی تفسیر لکھی ہے۔ یہ تفسیر کشاف اور تفسیر کواشی (تبصرۃ المتذکر) سے ماخوذ ہے۔ احادیث نبوی کو بھی بطور استشہاد پیش کیا ہے۔ متعدد مقامات پر عرفانی رموز ونکات بیان فرمائے ہیں۔

اس نایاب تفسیر کا ترجمہ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ (بھیرہ شریف) کے استاد مولانا محمد انور حبیب نے ۲۸، اگست ۲۰۰۳ء کو مکمل کیا ۳۷۔ ۲۰۳ صفحات پر مشتمل اس تفسیر میں قرآنی آیات کا ترجمہ جمال القرآن سے لیا گیا ہے لیکن جہاں مولانا یعقوب چرخی کا اپنا خصوصی اسلوب یا انداز بیان ہوا ہے یا ترجمہ میں اختلاف تھا تو وہاں مترجم نے مولانا چرخی ہی کا اسلوب اختیار کیا تاکہ ان کا موقف سمجھا جاسکے۔

۷- اردو ترجمہ تفسیر ابن عباس — شاہ عبدالمقتدر

یہ تیسیر البیان کے حاشیہ پر حضرت ابن عباس سے منسوب تفسیر کا ترجمہ ہے اور قرآن کمپنی، لاہور سے شایع ہوا۔

۸- تفسیر الخازن — مفتی محمد اسماعیل حسین نورانی

علامہ علی بن محمد خازن شافعی المذہب تھے۔ مترجم نے فقہی مسائل میں ان کے دلائل کا رد حاشیہ میں کیا ہے۔ علاوہ ازیں عصری مسائل پر بھی مدلل اور سیر حاصل بحث کی ہے۔ اس کی پہلی جلد فرید بک اسٹال، لاہور سے ۲۰۰۶ء میں شایع ہوئی۔

۹- معارف التنزیل — مولا واحد بخش غوثوی

یہ علامہ ابوالبرکات احمد بن محمد نسفی کی تفسیر مدارک التنزیل کا اردو ترجمہ ہے جو فرید بک اسٹال، لاہور سے شایع ہوا۔ حنفی مذہب کی مؤید اس تفسیر میں صرفی ونحوی ابحاث کے ساتھ ساتھ مفردات القرآن کی عمدہ وضاحت موجود ہے۔

۱۰- فیوض الرحمان — مولانا فیض احمد اویسی

تفسیر روح البیان گیارہویں صدی کے عالم دین علامہ اسماعیل حقی کی تالیف ہے، جس میں بحیثیت مجموعی نہایت آسان اور صوفیانہ طرز پر قرآنی مفاہیم کو سمجھانے کی

کوشش کی گئی ہے۔ فیوض الرحمان اسی معروف قرآنی تفسیر کا اردو ترجمہ ہے، مترجم نے علامہ حقی کے افکار کو اردو زبان کے قالب میں ڈھالنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔

۱۱- تفسیر کبیر مفتی محمد خان قادری

امام رازی کی معروف تفسیر مفاتیح الغیب کا ترجمہ مفتی محمد خان قادری کر رہے ہیں جو ماہنامہ سوئے حجاز میں قسط وار شائع ہو رہا ہے۔ اب آخری بائیس سورتیں اور سورۃ البقرہ پر مشتمل دو جلدیں مکتبہ اعلیٰ، لاہور کے زیر اہتمام شائع ہو رہی ہیں۔

د- جزوی تفاسیر

قرآن کریم کی کسی ایک آیت یا سورۃ کے تفسیری معارف پر بھی بریلوی مکتب فکر کے علماء نے کام کیا ہے، اس طرح کے علمی کاموں کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ایک آیت یا سورت سے متعلقہ تمام مباحث جو متداول تفاسیر میں بخوف طوالت تحریر نہیں ہوتے بیان ہو جاتے ہیں۔ ایسی جزوی تفاسیر میں سے چند درج ذیل ہیں:

۱- الکلام الاوضح فی تفسیر سورہ الم نشرح مولانا نقی علی خاں

مولانا نقی علی خاں کی یہ تصنیف سورہ الم نشرح کی تفسیر ہے۔ سور الم نشرح آٹھ آیات پر مشتمل ہے۔ اس کی تفسیر میں اتنی ضخیم کتاب ابھی تک تصنیف نہیں ہوئی۔ مولانا نے اس تفسیر میں کتاب کے جہاں جہاں حوالے دیے ہیں طوالت سے بچنے کے لیے ان کے پورے نام لکھنے کی بجائے ایک یا دو حرف پر اکتفا کیا ہے۔ مولانا کے علم وفضل اور نبی کریم ﷺ سے عشق ومحبت کا اندازہ اس کتاب کے مقدمہ سے ہوتا ہے جس میں آپ ﷺ کے ۲۶۵ القاب اردو اور ۲۴۸ القاب عربی میں تحریر کیے ہیں۔ پانچ ابواب پر مشتمل کتاب قرآن مقدس کے رموز ونکات، احادیث مبارکہ کی تشریح، فقہی مسائل، سیرت رسول اکرم ﷺ کی خصوصیات، اسلام کی وحدانیت، تصوف وغیرہ پر بہترین تحقیقات کا خزانہ ہے۔ ۴۳۸ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ضیاء الدین پبلیکیشنز، کراچی سے شائع ہوئی۔

۲- المحجۃ المؤتمنۃ الشیخ احمد رضا خان

الشیخ احمد رضا خاں نے کوئی مستقل تفسیر تو نہ لکھی مگر آپ نے علم التفسیر میں ایک نئی طرح ضروری ڈالی۔ بعض حالات کے پیش نظر سورہ الممتحنہ کی تفسیر قلمبند کی جس میں غیر مسلموں سے تعلقات و روابط کی نوعیت کو اس طرح واضح کر دیا گیا ہے کہ اس نازک ترین مسئلہ کو سمجھنا آسان ہو گیا ہے مختلف عنوانات اور پھر ان کی ذیلی سرخیوں سے مضمون کو اس طرح واضح کر دیا گیا ہے کہ آج کے مخدوش حالات میں اس کتاب کو آسان پیرائے میں لکھ کر اشاعت عام کی اشد ضرورت ہے۔ اس کی جامعیت کے پیش نظر علامہ غلام رسول سعیدی نے اپنی تفسیر میں اس سورہ کی تشریح و توضیح کے لیے اس کتاب کو پیش نظر رکھا ہے حالانکہ وہ عموماً ثانوی ماخذ کے حوالہ کو نقل نہیں کرتے۔

۳- ام الکتاب علامہ محمد نور بخش توکلی

ایک جلد پر مشتمل اس کتاب (شائع کردہ نوری کتب خانہ، لاہور ۲۰۰۰ء) میں سورۃ الفاتحہ کے علاوہ سورۃ البقرۃ کی انتیس آیات کی تفسیر ہے، ابتداء میں چار مقالہ جات جمع و تدوین قرآن، اعجاز القرآن اور سابقہ الہامی کتب اور فضائل قرآن کے تذکرہ پر مشتمل ہیں۔ مولف نے خود اپنے اسلوب کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے: ''اس وقت قرآن کریم کے متعدد اردو تراجم موجود ہیں۔ تفاسیر اکثر عربی زبان میں ہیں۔ فارسی اور اردو میں بھی ہیں مگر کم۔ میں نے ان سے اور دیگر کتب سے استفادہ کیا ہے اور حسب ضرورت ماخذ کی بھی تصریح کی ہے۔ آیات کے مطالب و معانی کے بیان میں نفس معنی کی توضیح و تفہیم کو بالخصوص مدنظر رکھا ہے اور بنا بر مقتضائے وقت مخالفین کے بعض اعتراضات کا دفعیہ بھی کیا ہے۔ قرآن کریم چونکہ فصاحت و بلاغت کے خارق عادت اعلیٰ درجہ میں ہے اس لیے تفسیر میں علمی نکات و مباحث کے ایراد سے چارہ نہیں'' ۳۸۔

۴- تبصرہ سید ریاض حسین شاہ

تبصرہ کے نام سے صرف دو سورتوں کی تفسیر منظر عام پر آئی ہے۔ دوسری تفاسیر

کی نسبت اس کا امتیاز یہ ہے کہ مفردات کی لغوی، نحوی اور صرفی تشریح امہات کتب تفسیر سے ہر صفحہ پر دے دی گئی ہے، البتہ ادبی ذوق سے لکھی گئی اس تفسیر میں مترادفات کی کثرت نے مضمون میں طوالت پیدا کردی ہے، تحقیقی مقالہ جات کے اسلوب پر حوالہ جات کتاب کے آخر پر دیے گئے ہیں۔ یہ کتاب ادارہ تعلیمات اسلامیہ، راولپنڈی سے دو جلدوں میں شایع ہوئی ہے۔

۵- کوثر الخیرات علامہ محمد اشرف سیالوی

علامہ محمد اشرف سیالوی کا شمار درس نظامی کے معروف وممتاز مدرسین میں ہوتا ہے، انھوں نے سورۃ الکوثر پر مبسوط وضخیم مقالہ قلمبند کیا ہے۔ مولانا مناظرانہ مزاج کے حامل ہیں چنانچہ اس کی جھلک اس تفسیری کاوش میں دیکھی جاسکتی ہے۔ مختلف دور میں تفسیری لٹریچر میں اہل فکر و دانش نے اس سورہ کے حوالے سے جو کچھ لکھا ہے، مولانا نے اس کتاب میں اس کا خلاصہ پیش کردیا ہے۔ یہ ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور کے مطبوعات میں سے ہے۔

۶- فاتحۃ الکتاب محمد کریم سلطانی

مؤلف عموماً آیات کی تشریح کے لیے احادیث کے ذخیرہ میں سے صحیح احادیث کا انتخاب کرتے ہیں اور جدید و قدیم عربی مفسرین کی آراء سے خوشہ چینی کرتے ہیں۔ یہ کتاب مکتبہ نور، فیصل آباد سے ۱۹۹۹ء میں شایع ہوئی ہے۔ اسی طرح پر درج ذیل سورتوں کی تفاسیر بھی چھپ چکی ہیں:

معانی القرآن (سورۃ البقرۃ کا پہلا رکوع)، سورۃ الزلزال، سورۃ العصر، سورۃ الماعون، سورۃ التکاثر،

۷- تفسیر منہاج القرآن ڈاکٹر محمد طاہر القادری

سورۃ الفاتحہ اور البقرۃ کی تفسیر و تشریح جو دو جلدوں پر مشتمل ہے اور منہاج القرآن پبلیکیشنز، لاہور سے شایع ہوئی۔ مؤلف کی تفسیری کاوشیں عقلی اور نقلی دلائل کا

مجموعہ ہے۔ ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی درج ذیل تفسیری کاوشیں بھی منظر عام پر آ چکی ہیں:

حکمت استعاذہ، تسمیۃ القرآن، معارف الکوثر، مناہج العرفان فی لفظ القرآن، اسمائے سورہ فاتحہ، لااکراہ فی الدین کا قرآنی فلسفہ، تحفۃ السرور فی تفسیر آیہ نور۔

۸- انوار البیضاوی حافظ محمد خان نوری

یہ امام بیضاوی کی تفسیر سے سورۃ الفاتحہ، البقرہ کا ترجمہ ہے جو دو جلدوں میں ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور سے شائع ہوا۔

۹- تفسیر سورۃ النساء مفتی منیب الرحمٰن

نصابی ضروریات کی تکمیل کے لیے لکھی گئی ہے اور ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور سے ۲۰۰۵ء میں شایع ہوئی۔ ابتداء میں سورۃ النساء پر مبسوط تعارف ہے، سورۃ مبارکہ میں چونکہ غلاموں کا تذکرہ ہے، اس لیے مسئلہ غلامی پر ایک مقالہ مستقل عنوان کے تحت لکھا ہے۔ فقہی مسائل بھی قدرے تفصیل سے نقل کیے ہیں۔

(۴)- قرآنیات پر دیگر تالیفات

تفسیری جہتوں کے علاوہ قرآن کریم کے دیگر متنوع پہلوؤں پر بریلوی مکتب فکر کے علماء نے جو کام کیا ہے وہ حقیقت میں قرآنی پیغام کے ابلاغ ہی کا ایک جداگانہ اور منفرد اسلوب ہے۔ اس جہت سے ہونے والے کام کا مختصر تعارف درج ذیل ہے:

۱- تذکرہ مضامین قرآن ڈاکٹر ظفر اقبال نوری

قرآن کریم کے ہر پارہ کے مضامین رکوع کی ترتیب سے بیان کیے گئے ہیں۔ اسے مصطفائی تحریک پاکستان نے شایع کیا ہے۔ ہر رکوع کے مضامین کو مختلف شہ سرخیوں سے نمایاں کیا گیا ہے۔ صرف ۱۰ پاروں کا خلاصہ شایع ہوسکا۔

۲- یوسف ابن یعقوب محمد عبد العزیز

یہ سورہ یوسف کی تفسیر ہے جو شبیر برادرس لاہور سے ۲۰۰۴ء میں شایع ہوئی۔

۳- احسن البیان فی اصول تفسیر القرآن، محمد فیض احمد اویسی (مطبوعہ قطب مدینہ پبلشرز، کراچی، ۱۹۹۹ء)
۴- ضیاء علوم القرآن فی ترجمۃ زبدۃ الاتقان، الشیخ السید محمد بن علوی مالکی/ مترجم علامہ محمد انور مگھالوی (ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور)
۵- پیغام ہدایت (تفسیر سورہ العصر) صاحبزادہ غلام بشیر نقشبندی، (مکتبہ جمال کرم، لاہور)
۶- عزم نو، قرآن نمبر/ ایڈیٹر: پروفیسر محمد حسین آسی (گورنمنٹ ڈگری کالج شکرگڑھ)
۷- کنز العرفان شرح مفردات القرآن ۳۹ھ، علامہ محمد دین چشتی (مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد، ۲۰۰۳ء)
۸- قصص القرآن، مترجم ظفر اقبال کلیار (مکتبہ زاویہ، لاہور، ۲۰۰۳ء)
۹- انوار البیان ۴۰ھ، حافظ ممتاز احمد چشتی (مکتبہ مہریہ کاظمیہ، ملتان، ۲۰۰۵ء)
۱۰- کنز الفرقان، محمد اظہر فرید شاہ (مکتبہ نظامیہ جامعہ فریدیہ، ساہیوال، ۲۰۰۱ء)
۱۱- لغات القرآن ۴۱ھ، محمد حسن جان مجددی
۱۲- یا ایھا الذین آمنوا ۴۲ھ، سید سعادت علی قادری (ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور)
۱۳- نور-قرآن کی روشنی میں، کرنل محمد عمر خان (ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور)
۱۴- عجب قرآن عجب تاثیر، محمد طفیل چودھری (ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور)
۱۵- شان حبیب الرحمٰن ۴۳ھ، مفتی احمد یار خاں نعیمی
۱۶- عرفان القرآن، غلام دستگیر نقشبندی (ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور)
۱۷- انوار العرفان فی اسماء القرآن، قاری ظہور احمد فیضی (ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور)
۱۸- آخری پیغام (ادارہ مسعودیہ، کراچی)
۱۹- مضامین قرآن، خورشید عالم گوہر
۲۰- قرآن مکمل ضابطہ حیات، فضل الٰہی رشک (مکتبہ جمال کرم، لاہور)
۲۱- قرآن فلسفہ حیات، حبیب اللہ چشتی (ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور)

خلاصہ بحث

مذکورہ بالا مباحث سے یہ نتائج اخذ ہوتے ہیں:

۱- الشیخ احمد رضا خاں سے آج تک بریلوی مکتب فکر کے علماء نے ''خدام القرآن'' کی حیثیت سے نہایت وسیع پیانے پر لٹریچر تیار کیا ہے۔

۲- اس لٹریچر کی اشاعت میں سب سے زیادہ جن طباعتی واشاعتی اداروں نے کام کیا ہے وہ ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور اور فرید بک اسٹال، لاہور ہیں۔

۳- درج بالا تفاسیر اور تراجم قرآن میں بارگاہ الٰہی کے ادب واحترام کو ملحوظ رکھنے کے علاوہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام، نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام، اہل بیت، ازواج مطہرات اور صالحین امت کا درجہ بدرجہ، ادب واحترام اور تقدس بھی پیش نظر رکھا ہے، عموماً مفسرین ومترجمین نے تشریح وتوضیح کے لیے ائمہ متقدمین کے ان اقوال کو منتخب کیا ہے جو احترام وتقدس کے زیادہ قریب تھے۔

۴- ہر دور میں پیدا ہونے والی باطل تحریکات وافکار کے اثرات کو زائل کرنے کے لیے علماء نے اپنی تفاسیر وقرآنی کتب میں حتی المقدور کوشش کی ہے۔

۵- نئی نسل کو دین کی طرف راغب کرنے کے لیے عہد حاضر کی زبان واسلوب اور منہاج تحقیق اپنایا ہے۔

حواشی ومراجع

۱ محمد سعود عالم قاسمی، منہاجِ ترجمہ وتفسیر، فاران اکیڈمی علی گڑھ، ۲۰۰۵ء، ص ۲۰

۲ چند نام درج ذیل ہیں: مولانا عبدالستار نیازی، ملک شیر محمد خاں، مولانا غلام رسول سعیدی، قاری ضیاء المصطفیٰ، عبدالحکیم شاہجہانپوری، مولانا محمد صدیق ہزاروی، حافظ محمد مبین، عبدالقدوس مصباحی، ڈاکٹر محمد طاہر القادری، مفتی اختر رضا خان، عبدالرزاق

حطاروی، بحوالہ ڈاکٹر مجید اللہ قادری، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی، ۱۹۹۹ء، ص ۳۳۷-۳۳۹۔

۳؎ اس ترجمہ کو ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور نے شائع کیا ہے۔ مولانا احمد رضا خاں نے **صبغة الله** ۲/۱۳۸ کا ترجمہ کیا تھا ''ہم نے اللہ کی رینی لی'' عبدالحکیم خاں نے یہاں رینی کے بعد ''رنگائی'' لکھ دیا، اسی طرح **لهم اجرهم عند ربهم** (۲/۲۷۷) کا ترجمہ تھا ''ان کا نیگ ان کے رب کے پاس ہے یہاں نیگ کے بعد بریکٹ میں انعام لکھ دیا گیا ہے۔

۴؎ کنز الایمان اور معروف تراجم قرآن، ص ۳۳۰-۳۳۱

۵؎ اس ترجمہ کو ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور نے بھی ۱۹۸۴ء میں شائع کیا تھا اور پھر ۱۸ سال بعد دوبارہ اشاعت کی نوبت آئی۔ اس ترجمہ کے آغاز میں مولانا احمد شاہ نورانی اور ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی تقاریظ بھی ہیں۔

۶؎ التصدیقات لدفع التلبیسات، کاظمی پبلیکیشنز ملتان، ۲۰۰۴ء، ص ۱۰۴

۷؎ معارف القرآن، ضیاء القرآن پبلیکیشنز، لاہور، ص ۱۲

۸؎ معارف القرآن، ص ۱۱-۴۴

۹؎ ایضاً

۱۰؎ درج بالا امتیازات انہی کا خلاصہ ہیں۔ مکمل امتیازات کے لیے ملاحظہ فرمایئے احمد سعید کاظمی، البیان، کاظمی پبلی کیشنز ملتان، ص ۱-۱۴، بعنوان: اعتذار۔ بعض لوگوں نے سورۃ الفتح میں لفظ ذنب کے ترجمہ پر اعتراض کیا، پاکستان بھر کے اہل علم نے کاظمی شاہ صاحب کے ترجمہ کو صحیح اور درست قرار دے کر تائید و تصدیق فرمائی، یہ کتاب ''التصدیقات لدفع التلبیسات'' کے نام سے کاظمی پبلی کیشنز، ملتان سے ۲۰۰۴ء میں شائع ہوئی۔

۱۱؎ جمال القرآن، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، جلد اول، ص ۱۲

۱۲؎ ماہنامہ ضیاء حرم کے ضیاء الامت نمبر میں اس ترجمہ کے بارہ میں دو معلوماتی مضامین شائع ہوئے ہیں ایک ''حضور ضیاء الامت بحیثیت مترجم قرآن'' (محمد سعید الازہری، ص ۱۵۱-۱۵۸) دوسرا ترجمہ قرآن ''قرآن فہمی کا ایک پہلو'' (افتخار الحسن میاں،

ص۱۶۵-۱۷۶

۱۳ اس ترجمے کے خصائص کے لیے ملاحظہ فرمائیں، ڈاکٹر طاہر حمید تنولی: عرفان القرآن کا امتیازی مقام اور اسی مصنف کی عرفان القرآن کے فنی محاسن، شایع کردہ ادارہ منہاج القرآن، لاہور

۱۴ ادارہ تعلیمات قرآن، لاہور نے ہر سیپارہ کا علیحدہ علیحدہ ترجمہ شائع کیا ہے، ابھی تک چند سیپاروں کا ترجمہ ہی شایع ہو سکا ہے۔

۱۵ پاکستان میں سب سے پہلے ۱۳۷۵ھ میں اس حاشیہ کا آغاز ہوا لیکن صرف ۵ پاروں کا شایع ہو سکا ہے۔ (کنز الایمان اور معروف تراجم قرآن، ص ۳۲۸)

۱۶ ۱۳۹۱ھ/ ۱۹۷۱ء میں مفتی احمد یار خاں نے تحریر کیا۔ خزائن العرفان کے بعد یہ دوسرا معروف حاشیہ ہے۔

۱۷ کنز الایمان پر حاشیہ، بحوالہ تذکرہ اکابر اہل سنت، ص ۶۵

۱۸ ملاحظہ فرمایئے: ابوالفرج محمد بن اسحٰق، **الفہرست**، اصح المطابع، کراچی، ۱۹۷۱ء، ص ۴۳، اور عبداللہ محمود شحاتہ، **الاشباہ والنظائر فی القرآن** پر مقدمہ، الہیئۃ المصریہ العامۃ ۱۹۹۴ء، ص ۱۷

۱۹ محمد ایوب قادری، اردو نثر کے ارتقاء میں علماء کا حصہ، ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور، ص ۴۵۴

۲۰ ۷ جلدوں میں اس تفسیر کو ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور نے شایع کیا ہے۔ مؤلف نے اس کا نام تفسیر الحسنات بآیات بینات خلاصہ تفسیر آیات باقوال حسنات رکھا۔

۲۱ تفسیر الحسنات، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۳ء، جلد اول، ص ۶۱

۲۲ تفسیر الحسنات، جلد اول، ص ۶۰

۲۳ اس تفسیر کے علمی مقام کو اجاگر کرنے کے لیے مختلف جامعات میں بھی کام ہوا ہے۔ چند عنوانات درج ذیل ہیں:

الف: کلامی مسائل میں تفسیر ثنائی اور ضیاء القرآن کا تقابلی جائزہ (مقالہ برائے ایم اے علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی، لاہور)

ب: تفسیر ضیاء القرآن کا اسلوب و مصادر (مقالہ برائے ایم اے علوم اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی، لاہور)

س: تفہیم القرآن اور ضیاء القرآن کے نقشہ جات کا موازنہ (مقالہ برائے ایم اے علوم اسلامیہ بہاؤ الدین زکریا یونیورسٹی، ملتان)۔ مزید تفصیلات کے لیے ملاحظہ فرمائیں: محمد اکرم ساجد، حضرت پیر محمد کرم شاہ پر ریسرچ ورک، ضیائے حرم، ستمبر ۲۰۰۵ء

۲۴۔ اس کتاب کے تفصیلی اور سیر حاصل تعارف کے لیے ملاحظہ فرمایئے: محمد اسماعیل قادری، حقائق شرح صحیح مسلم و دقائق تبیان القرآن، فرید بک اسٹال لاہور ۲۰۰۴ء، ص ۲۴۶، ۳۱۶

۲۵۔ احمد یار خاں نعیمی، اشرف التفاسیر، مکتبہ اسلامیہ لاہور، جلد اول، ص ۳

۲۶۔ تفہیم القرآن پر تنقید کی طرف اشارہ ہے، ایسے مقامات پر عموماً ایسے جملے لکھ کر ''ایک معاصر نے لکھا ہے کہ (ص ۲۹) ''ایک معاصر نے **غیر المغضوب علیھم** کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھا'' (ص ۳۲)، اسی طرح ایک جگہ پرویز کا رد لکھتے ہوئے بھی نام تک نہ لیا بلکہ بعض لوگوں نے ..... (ص ۱۳) سے آغاز کیا۔

۲۷۔ تفسیر نور القرآن، جلد اول، ص ۵-۴۰

۲۸۔ تفسیر انوار القرآن، جلد اول، ص ۳۲-۳۵

۲۹۔ مکتبہ ضیائیہ، راولپنڈی اور جامعہ جماعتیہ مہر العلوم راولپنڈی سے اس کی ۵ جلدیں شائع ہوئی ہیں۔ پانچویں جلد سورۃ البقرۃ کی آیت ۲۴۲ تک ہے۔

۳۰۔ کنز الایمان اور معروف تراجم قرآن، ص ۳۲۸

۳۱۔ تقریباً ۲۲ سیپارے مکمل ہوئے، بحوالہ تذکرہ اکابر اہل سنت، ص ۱۳۲

۳۲۔ مقدمہ اور پہلا سیپارہ ۱۳۴۰ھ اور ۱۳۳۶ھ میں شائع ہوا (تذکرہ اکابر اہل سنت، ص ۳۷۳)

۳۳۔ ترجمہ تفسیر ابن کثیر، جلد اول، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، اپریل ۲۰۰۴ء، ص ۲۲

۳۴۔ برصغیر میں مطالعہ قرآن، فکر و نظر، اسلام آباد (خصوصی اشاعت) ۳۶/۳، ۴۷، ۱۹۹۹ء، ص ۱۶

۳۵۔ مکتبہ نبویہ لاہور کے زیر اہتمام پہلی جلد کا ترجمہ ۱۴۱۱ھ/ ۱۹۹۱ء میں شائع ہوا۔ آخری جلد

پنجابی زبان میں ۱۳۴۱ھ/۱۹۰۳ء میں شایع ہوئی تھی اور اس کا اردو ترجمہ ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء میں شایع ہوا۔

۳۶۔ تفسیر نبوی، جلد ۱۵، ص ۴۳۳-۴۳۵

۳۷۔ سورہ فاتحہ انتیسویں اور تیسویں پارے کا اردو ترجمہ پہلی مرتبہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور نے فروری ۲۰۰۶ء میں شایع کیا۔

۳۸۔ ام الکتاب، ص ۱۰

۳۹۔ مفردات القرآن کے ترجمہ اوران کی صرفی ونحوی اورلغوی مباحث پرایک جامع اورمنفرد کتاب۔

۴۰۔ اس میں قرآن کریم کی مختلف آیات کی تفسیر ہے جو ریڈیو، پاکستان ملتان سے نشر ہوئیں، علاوہ ازیں امام رازی، امام بیضاوی، ابن کثیر، قاضی ثناء اللہ اور علامہ آلوسی کے احوال پر مقالات ہیں۔

۴۱۔ قرآن پاک کے مشکل الفاظ کی تفسیر (تذکرہ اکابر اہل سنت، ص ۴۴۵)

۴۲۔ وہ آیات جو یایھا الذین امنوا سے شروع ہوتی ہیں، ان کی تشریحات وتوضیح پر مشتمل کتاب۔

۴۳۔ یہ کتاب دراصل قرآن کی روشنی میں سیرت النبی ﷺ کا بیان ہے۔

☆☆☆